THE ENGINE ROOM

بنگلہ دیشی مہاجر کیمپوں میں ڈیجیٹل شناخت: ایک کیس اسٹڈی

https://www.digitalid.theengineroom.org

یہ رپورٹ انجن روم کی طرف سے کی جانے والی تحقیق پر مبنی ہے۔ امید یار نیٹ ورک ، اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن اور یوٹی فاؤنڈیشن کی طرف سے اکتوبر 2018 سے دسمبر 2019 تک کا تعاون حاصل ہے۔

محقق: شارد بن شفیق
ریسرچ ڈیزائن کنسلٹنٹ: صوفیہ سوتھرن
تحریر: میڈلین میکسویل ، زارا رحمان اور سارہ بیکر ، انجن روم
جائزہ اور تدوین : لورا گوزمان اور سیئو سیوسا ، انجن روم۔ ایلری رابرٹس بڈل
ترجمہ: گلوبل وائسز
لے آؤٹ ڈیزائن: سلام شکور

اس کام کا متن تخلیقی العام انتساب-شیئر 4.0 بین الاقوامی لائسنس کے تحت لائسنس یافتہ ہے۔ اس لائسنس کی کاپی دیکھنے کے لئے ، ملاحظہ کریں: http://creativecommons.org/license/ by-sa / 4.0

تعارف

2019 میں انجن روم نے پانچ علاقوں میں ڈیجیٹل شناختی نظام کو دریافت کرنے کے لئے مقامی محققین کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس منصوبے کا ہدف یہ تھا کہ ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم کے اندر کام کرنے والی مقامی آبادیوں پر اس کے حقیقی اثر کو بہتر طور پر سمجھا جائے۔

بنگلہ دیش میں ہمارے محقق نے روہنگیا مسلم آبادی کے ساتھ رابطے کی راہ میں زبان اور ثقافتی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ایک مقامی ٹیم تیار کی۔اس ٹیم میں مرداور خواتین دونوں کے تحقیقی معاونین اور ترجمانوں کے ساتھ ساتھ مترجمین کو تحریروں کو انگریزی میں تبدیل کرنے کے لئے بھی شامل کیا گیا۔

کاکس بازار میں ہونے والی تحقیق میں دس تفصیلی انٹرویو شامل تھے، جن میں اہم مخبروں میں روہنگیا پناہ گزین برادری جیسے کہ ماجھی[1] اور دیگر معاشرتی رہنما ، اور بنگلہ دیشی حکومت کے مہاجر امداد اور وطن واپسی کمیشن (آر آر آر سی) کے ایک سینئر عہدیدار ، اور دس فوکس گروپ روہنگیا ذیلی برادریوں کے ساتھ ، خاص طور پر کمزور گروہوں جیسے معذور افراد ، بزرگ افراد ، خواتین جن کے شوہر میانمار آرمی کے ہاتھوں مارے گئے تھے اور میانمار آرمی کے تشدد سے زندہ بچ جانے والے افراد بھی شامل ہیں۔

یہ ابتدائی تحقیق مارچ اور اپریل 2019 کے درمیان اوکھیا اور تیکناف کیمپوں میں کی گئی۔مہاجرین اور اہم مخبروں کے تمام اقتباسات کاکس بازار میں اس عرصے کے دوران ذاتی طور پر انٹرویوز اور مباحثوں سے ملتے ہیں۔طریقہ کار سے متعلق مزید معلومات عالمی رپورٹ[2] میں مل سکتی ہیں۔

کاکس بازار میں کیمپوں میں داخل ہونے کی بار ہا ناکام کوششوں کی وجہ سے جب آخر کار انھوں نے اجازت حاصل کرلی تو تحقیقاتی ٹیم منصوبے سے کہیں زیادہ تیزی سے کام کرنے پر مجبور تھی۔ کیمپوں کے اندر انٹرویو کے لئے لمبا انتظار کرنا پڑا جس نے کام کو اور بھی سست کردیا۔ اگرچہ اس ٹیم کو مشاورتی مباحث کرنے اور بنگلہ دیشی حکومت کے نمائندوں اور کمیونٹی رہنماؤں اور نمائندوں کا انٹرویو لینے میں کامیابی حاصل ہوئی تھی، لیکن بنگلہ دیش میں کام کرنے والے یو این ایچ سی آر (UNHCR) کا عملہ انٹرویو دینے پر تیار نہیں ہوا۔ تاہم (نومبر اور دسمبر 2019 میں) تحقیق کے نتائج لکھتے وقت ، ہم نے یو این ایچ سی آر (UNHCR) کے پروگرام سپورٹ اینڈ مینجمنٹ کی ڈویژن سے اُن کے تبصروں کیلئے رابطہ کیا ، جسے ہم نے یہاں شامل کیا ہے۔

اس منصوبے کا مقصد افراد کے ذاتی تجربات کو سمجھنا ہے ، نہ کہ ہر ایک آبادی کے نمائندوں کے نمونے کی عکاسی کرنا۔ ہم لازمی طور پر

---

[1] روہنگیا برادری کا قائد جو 80-120 گھرانوں کا ذمہ دار ہے

[2] انجن روم (2020)۔ ڈیجیٹل ID کے براہ راست اثرات کو سمجھنا: ایک کثیر ملکی رپورٹ

ایک شخص کے تجربے کو سامنے رکھ کر اسے معمول کے مطابق نہیں سمجھ سکتے - حالانکہ ایسے مواقع بھی آئے جب ہر ایک شخص نے انٹرویو دیتے ہوئے سسٹم کے ایک ہی پہلو کا ایک ہی طرح سے تجربہ کیا تھا - لیکن ہر تجربے سے ہمیں اس بات کی آگاہی ملتی ہے کہ اُن ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور پروٹوکول کے ذریعہ لوگوں کی متنوع حدود پر کیا اثر پڑتا ہے جنہیں تجربے اور شناخت کے تنوع کا سامنا کرنے کے لئے ڈیزائن نہیں کیا گیا ہے۔

تاریخی سیاق و سباق

کئی دہائیوں کے ظلم و ستم کے بعد (1982 کے بعد سے شناختی دستاویزات میں شناخت سے انکار سمیت) 2017 میں، فوج (جو تمام سیکیورٹی فورسز ، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مخصوص سرکاری عہدوں کو کنٹرول کرتی ہے) کی طرف سے کئے گئے ٹارگٹ تشدد کی وجہ سے 700،000 سے زائد روہنگیا مسلمان میانمار سے فرار ہوگئے تھے۔ جسے اقوام متحدہ کے تفتیش کاروں نے "نسل کشی کے ارادے"[3] کے تحت ایک عمل قرار دیا ہے۔
لاکھوں افراد اور کنبے پڑوسی ممالک میں بھاگ گئے ، اکثریت بنگلہ دیش چلی گئی ، جہاں حکومت نے انہیں اس شرط پر پناہ دینے پر آمادگی ظاہر کی کہ وہ بعد میں میانمار واپس چلے جائیں گے۔ اگست 2019 تک لگ بھگ 900،000 روہنگیا مہاجرین بنگلہ دیش میں موجود ہیں۔[4]
روہنگیا معاملے میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ ID کا کردار خاص طور پر حساس ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے خلاف تشدد ان کی شناخت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ میانمار کی حکومت روہنگیا مسلمانوں کو میانمار کے نسلی گروہ کے طور پر تسلیم نہیں کرتی ہے (حالانکہ وہ سرکاری طور پر کئی دوسرے گروہوں کو بھی تسلیم کرتی ہے) ، اور بہت سے لوگوں کو اس ملک میں پیدا ہونے کے باوجود شہریت نہیں دی جاتی ہے۔
اسی طرح ، یا تو نسلیت سے ڈیٹا اکٹھا نہ کرنے یا شناختی کارڈوں پر اس کی نمائش نہ کرنے کے بہت سے دوسرے 'بہترین عمل' کے معاملات کے برعکس ، روہنگیا نے مطالبہ کیا ہے کہ شناختی دستاویزات پر ان کی نسلی شناخت کا واضح طور پر اعتراف کیا جائے۔ ان کی شناختی دستاویزات پر ان کی نسلیت کا شامل کیا جانا، اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان کی نسلی شناخت کو تسلیم کیا جائے اور ان کو میانمار کی شہریت دی جائے اور اسے محفوظ رکھا جائے-

---

[3] ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کا دفتر۔ (2019) ہیومن رائٹس کونسل Myanmar میانمار میں جنسی اور صنف پر مبنی تشدد اور اس کے نسلی تنازعات کے صنفی اثرات۔
https://www.ohchr.org/Documents/HRBodies/HRCouncil/FFM-Myanmar/sexualviolence/A_HRC_CRP_4.pdf
[4] یو این ایچ سی آر۔ (2019) روہنگیا پناہ گزینوں کا جواب – بنگلہ دیش: آبادی کی حقائق۔
https://data2.unhcr.org/en/documents/download/71171

اس آبادی کے لئے متعدد اقسام کے شناختی نظام مستعمل ہیں۔ ہم نے یو این ایچ سی آر (UNHCR) کے اندراج کے عمل کو دیکھا (جسے مقامی طور پر 'تصدیق کی مشترکہ عمل کاری' یا 'سمارٹ کارڈ پروجیکٹ' کے نام سے جانا جاتا ہے[5]) ، لیکن سیاق و سباق کے لئے ، ہم یہاں میانمار کی حکومت کی جانب سے روہنگیا کو پیش کردہ سرکاری شناختی دستاویزات جو کہ انہیں 2016 [6]سے دی گئی ہیں (یا بہت سوں کے مطابق اُنہیں اسے لینے پر مجبور کیا گیا ہے) بھی بیان کرتے ہیں، جسے "قومی تصدیق کارڈ" (NVC) کے نام سے جانا جاتا ہے۔
NVC مؤثر طریقے سے روہنگیا لوگوں کو "غیر ملکیوں" کے طور پر شناخت کرتا ہے ، انکی روہنگیا شناخت کو حذف کرتا ہے ، اور ان کی شہریت اور وابستہ حقوق سے انکار کرتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ میانمار کی حکومت روہنگیا آبادی کا سراغ لگانے کے لئے اس سسٹم کا استعمال کرے گی ، جس میں مزید اہدافی ظلم و ستم [7]کا امکان موجود ہے۔ ہم نے جن روہنگیا مہاجرین سے بات کی تھی وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ یہ معلومات ان کے خلاف استعمال نہ کیے جانے کا اعتماد صرف اسی صورت میں کریں گے جب ڈیٹا اکٹھا کرنے کے ساتھ ہی ان کو شہریت بھی دی جائے۔

لیکن اس اسکیم میں ، ان کی شہریت سے انکار کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ، بہت سے روہنگیا میانمار واپس جانے اور NVCs کا دعوی کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس صورتحال نے دونوں اطراف کیلئے ایک طرح کا تعطل پیدا کر دیا ہے۔ میانمار کی حکومت کا کہنا ہے کہ NVC کو قبول کرنا وطن واپسی کی اولین شرط ہے ، اور روہنگیا بھی شہریت حاصل کیے بغیر NVC کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں ۔ اس تحقیق کے ایک حصے کے طور پر کیے گئے ایک انٹرویو میں ایک امام کا کہنا ہے کہ :

روہنگیا شناخت کے پیچھے ایک وجہ ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔ میانمار میں [مختلف] نسلوں کو ، ان سب کو اپنی نسلی شناخت کی بنیاد پر شہریت حاصل ہے… انہوں نے تمام نسلی لوگوں کو اپنی نسلی شناخت بخشی لیکن انہوں نے ہمیں [روہنگیا شناخت] نہیں دی۔ مختلف نسل کے تمام لوگوں کو نقل و حرکت کی آزادی تھی لیکن ہمیں نہیں۔ برما کی تمام سہولیات کا دارومدار نسلی شناخت پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سب کو کہتے ہیں کہ ہمیں قومیت کے ساتھ نسلیت بھی دیں۔

---

[5]فورٹیفائی رائٹس (2019) نسل کشی کے اوزار – میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کی شہریت سے انکار کے قومی تصدیق نامے اور کارڈز۔
https://www.fortifyrights.org/downloads/Tools%20of%20Genocide%20-%20Fortify%20Rights%20-%20September-03-2019-EN.pdf
[6] Ibid.
[7]ابراہیم ، اے (2019 ، 1 اگست) میانمار چاہتا ہے کہ وہ روہنگیا کا سراغ لگائے ، ان کی مدد نہ کرے۔ خارجہ پالیسی۔
https://foreignpolicy.com/2019/08/01/myanmar-wants-to-track-rohingya-not-help-them/

روہنگیا حقوق گروپ فورٹیفائے رائٹس کے ذریعہ ستمبر 2019[8] کے شروع میں جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کو بندوق کی نوک پر رکھ کر این وی سی کو قبول کرنے پر مجبور کیا گیا تھا ، جس میں انہوں نے روہنگیا لوگوں کے حوالے سے کہا ہے کہ : "جس دستاویز کو آپ نے این وی سی کے لئے بھرنا ہے وہ ہمیں شرم محسوس کرواتا ہے . اس کے مطابق ہم خارجی ہیں۔" اس بیان سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ شناخت کے اس نظام کا نتیجہ اور اس کے عمل دونوں کس طرح سے اس نظام کو زیربحث لوگوں کے وقار اور حقوق کو متاثر کرتے ہیں۔ رپورٹ میں جولائی 2017 کی ایک اور مثال شامل ہے:

... میانمار کی فوج کے فوجی اور سرکاری اہلکار راکھاین ریاست کے مونگ ڈاؤ ٹاؤن شپ میں واقع با ٹو لار گاؤں میں داخل ہوئے ، جسے بینڈولا گاؤں بھی کہا جاتا ہے اور روہنگیا کے گروپوں کو این وی سی قبول کرنے پر مجبور کیا، کچھ معاملات میں ایسا بندوق کی نوک پر بھی کروایا گیا۔ 61 سالہ روہنگیا شخص نے فورٹی فائی رائٹس کو بتایا ، "[فوجیوں] نے دروازہ بند کیا اور بندوقیں تھام کر ہمیں گھیر لیا۔" میانمار کے حکام نے اسے اور اس کے خاندان کے سات میں سے چار افراد کو NVC قبول کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے مرد اور خواتین کو الگ کیا ... این وی سی وصول کرنے کی دھمکیاں حقیقی ہیں۔ یہ ہمارے لئے خوفناک صورتحال ہے۔[9]

ڈیجیٹل شناختی نظام

جون 2018 کے بعد سے ، بنگلہ دیشی حکومت اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) نے مل کر ایک اندراجی مشق کی،جس کا مقصد میانمار میں فوجی کارروائیوں کے جواب میں میانمار سے بنگلہ دیش فرار ہونے والے روہنگیا پناہ گزینوں جو کہ بنیادی طور پر روہنگیا علاقے سے ہیں کا ذاتی ڈیٹا اکٹھا کرنا اور انہیں شناختی کارڈ جاری کرنا تھا۔ یہ مشق " مہاجرین کے تحفظ ، شناخت کے انتظام ، دستاویزات ، امداد کی فراہمی ، آبادی کے اعدادوشمار اور تقریبا 900،000 پناہ گزینوں کے مسائل کے حل کے لئے ہے"۔[10] اگست 2019 تک ، کاکس بازار[11] میں بستیوں کے اندر سات مقامات

---

[8] فورٹیفائٹ رائٹس (2019) نسل کشی کے اوزار — میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کی شہریت سے انکار کے قومی تصدیق نامے اور کارڈز۔ https://www.fortifyrights.org/downloads/Tools%20of%20Genocide%20-%20Fortify%20Rights%20-%20September-03-2019-EN.pdf.

[9] Ibid. Page 10.

[10] یو این ایچ سی آر۔ (2018 ، 6 جولائی) روہنگیا مہاجرین کی مشترکہ بنگلہ دیش / یو این ایچ سی آر کی تصدیق جاری ہے۔ https://www.unhcr.org/en-us/news/briefing/2018/7/5b3f2794ae/joint-bangladeshunhcr-verification-rohingya-refugees-gets-underway.html

[11] یو این ایچ سی آر۔ (2019) ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ روہنگیا پناہ گزینوں کو شناختی دستاویزات موصول ہوئے ہیں ، زیادہ تر پہلی بار۔ https://www.unhcr.org/news/briefing/2019/8/5d4d24cf4/half-million-rohingya-refugees-receive-identity-documents-first-time.html

پر ہر روز اوسطا 5 ہزار مہاجرین کا اندراج کیا جارہا تھا۔ یو این ایچ سی آر کے عملے نے آنکھوں کی پتلی کا اسکین ، فنگر پرنٹس اور خاندانی معلومات اکٹھی کیں ، اور اس ڈیٹا سے منسلک سمارٹ کارڈ یو این ایچ سی آر اور بنگلہ دیش حکومت کے ذریعہ جاری کیے گئے ہیں۔ بنگلہ دیشی حکومت کی روہنگیا مہاجرین کی وطن واپسی کی ناکام کوششوں کے بعد ، جس میں روہنگیا مہاجرین میں سے کوئی بھی رضاکارانہ طور پر میانمار واپس نہیں گیا ، حکومت نے مبینہ طور پر میانمار کی حکومت کے ساتھ مہاجرین[12] کے اعداد و شمار کا تبادلہ کرنا شروع کیا۔ جولائی 2019 میں ، 25،000 روہنگیا افراد کی ایک فہرست میانمار[13] کو سونپ دی گئی ، اور سوشل میڈیا پر رپورٹس[14] سے پتہ چلتا ہے کہ اس ڈیٹا میں تصاویر اور فنگر پرنٹس کے کاغذات شامل ہیں ، حالانکہ اس دعوے کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ کل ملا کر ، بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق ، حکومت نے میانمار کی حکومت کو 55،000 روہنگیا کے ناموں پر مشتمل تین فہرستیں دی ہیں۔[15]

ہمیں میانمار ، بنگلہ دیش اور یو این ایچ سی آر کے مابین سہ فریقی رضاکارانہ وطن واپسی کے معاہدے[16] کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ نظریاتی طور پر ، اس طرح کا معاہدہ اعداد و شمار کے اشتراک کے انتظامات کو واضح کردے گا ، کہ اس میں میانمار کی حکومت کے ساتھ کن اعداد و شمار کا اشتراک کیا گیا ہے اور یہ اشتراک ہوتا کیسے ہے ، لیکن اس رپورٹ کی تحریر کے وقت تک ، اس طرح کے کسی معاہدے کی عوامی سطح پر اشتراک یا تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ اس کے بجائے ، یو

---

[12] عالمی رپورٹ کے مسودے کے جواب میں ، یو این ایچ سی آر نے ہمیں بتایا کہ "مہاجرین کے ذاتی اعداد و شمار کا تحفظ مہاجرین کے تحفظ کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس تنظیم نے 2014 کے اوائل میں ، یو این ایچ سی آر کو تشویشناک افراد کے ذاتی ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق ایک پالیسی اپنائی اور عالمی سطح پر اپنے پروگراموں میں اس کے نفاذ کے لئے اعداد و شمار کے ایک سینئر افسر کو مقرر کیا۔

[13] ریڈیو فری ایشیاء۔ (2019 ، 29 جولائی) بنگلہ دیش نے میانمار کو ممکنہ وطن واپسی کے لئے 25،000 روہنگیا نام دیئے
https://www.rfa.org/english/news/myanmar/bangladesh-refugees-07292019172753.html

[14] کیپلی ، اے (2019) ٹویٹر پر ارنل کیپلی:
https://twitter.com/arnelcapili/status/1155764445462716416

[15] ریڈیو فری ایشیاء۔ (2019 ، 29 جولائی) بنگلہ دیش نے میانمار کو ممکنہ وطن واپسی کے لئے 25،000 روہنگیا نام دیئے

https://www.rfa.org/english/news/myanmar/bangladesh-refugees-07292019172753.html

[16] ایک سہ فریقی رضاکارانہ وطن واپسی کا معاہدہ یو این ایچ سی آر ، اصل ملک اور پناہ گزین کے ملک کے مابین ایک معاہدہ ہے جس میں مہاجرین کے رضاکارانہ طور پر ان کے آبائی وطن واپسی کے بارے میں تفصیلات بیان کی گئی ہیں ، جن میں واپسی پر پناہ گزینوں کے حقوق اور وطن واپسی اور بحالی کی راہنمائی شامل ہیں۔

این ایچ سی آر ہر حکومت کے ساتھ الگ الگ مفاہمت کی یادداشت کے تحت کام کر رہا ہے۔[17]

ذاتی تجربات

انٹرویوز اور فوکس گروپس جو ہم نے مارچ،اپریل میں کوکس بازار میں کئے تھے ان میں پناہ گزینوں کے براہ راست تجربے پر روشنی ڈالی گئی جو یو این ایچ سی آر اور بنگلہ دیش حکومت کے زیرقیادت رجسٹریشن سسٹم کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ چونکہ ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم کے ساتھ لوگوں کے تجربات پر بہت کم تحقیق ہورہی ہے ، لہذا یہ معیاراتی اعداد و شمار کچھ افراد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے مفید ہیں۔ **یہ سمجھنا ضروری ہے کہ تمام مہاجرین ایک ہی طرح کے تجربے سے نہیں گُزرے ہیں۔ اس کیس اسٹڈی میں بیان کردہ کچھ تجربات شاید سرکاری رپورٹوں یا یو این ایچ سی آر اور بنگلہ دیشی حکومت کے رہنما اصولوں سے متصادم ہوں گے۔** ہم ان معلومات کو انسانیت پسند سیاق و سباق میں ڈیجیٹل ID کے حل پر وسیع تر بحث کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔

رسائی اور معلومات کی فراہمی

کمیونٹی انگیجمنٹ[18] سے متعلق UNHCR کی رہنمائی کے باوجود ، جن مہاجرین کا ہم نے انٹرویو کیا تھا انہوں نے بتایا کہ ڈیجیٹل شناختی نظام کے دائرہ کار اور مقصد کے متعلق معلومات کی فراہمی کم اور متضاد ہے۔ سسٹم کے متعلق معلومات برادری کے رہنماؤں میں تقسیم کی گئیں ، جنہوں نے پھر اپنی برادریوں کے ساتھ کے ساتھ ان تفصیلات کا اشتراک کیا۔ ہمارے انٹرویوز سے پتہ چلتا ہے کہ خواتین کو سب سے آخر میں اس بارے میں بتایا گیا - انہیں یہ معلومات زیادہ تر اپنی کمیونٹی کے مردوں اور لڑکوں کے ذریعے ملی۔ معذور خواتین کے ایک فوکس گروپ میں شریک ایک عورت نے کہا ، "انھوں نے مردوں سے بات چیت کی۔ جن کے کنبے میں لڑکے ہیں ، وہ اس میں جا سکے تھے"۔

بنگلہ دیش کے مہاجر امداد اور وطن واپسی کمشنر (آر آر آر سی) کے دفتر نے کارڈ کے بارے میں غلط فہمیوں کو واضح کرنے کی کوشش کی لیکن ، ہمیں جو بتایا گیا ،وہ بھی اس وقت تک نہیں جب تک کہ وہ اندراج کی شرح پر اثر انداز ہونا شروع نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ اس وقت کے کمشنر نے کہا تھا ، "انہیں شک ہو رہا تھا… ہم نے بہت زیادہ فوکس گروپ ڈسکشن یا بار بار سیشن کرکے ان کی حوصلہ افزائی

---

[17] یو این ایچ سی آر۔ (2018)۔ جب بنگلہ دیش اور یو این ایچ سی آر رضاکارانہ واپسی کے فریم ورک پر متفق ہیں جب مہاجرین کا یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ جب حالات ٹھیک ہیں۔
https://www.unhcr.org/en-us/news/press/2018/4/5ad061d54/bangladesh-unhcr-agree-voluntary-returns-framework-refugees-decide-conditions.html

[18] یو این ایچ سی آر۔ رجسٹریشن کے بارے میں کمیونٹیز کے ساتھ بات چیت کرنا۔ رجسٹریشن اور شناخت کے انتظام سے متعلق رہنمائی۔
https://www.unhcr.org/registration-guidance/chapter4/

کرنے کی کوشش کی... ہم نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ ان کی اپنی بھلائی کے لیے ہے"۔ کچھ مہاجر جن کی ہم نے بات کی تھی وہ آر آر سی اور یو این ایچ سی آر سے حاصل کردہ معلومات پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں اور مشورے اور معلومات کیلئے بیرون ملک برادری کی طرف دیکھتے ہیں۔ ایک احتجاجی رہنما نے کہا:

دفتر جانے سے ایک دن قبل ، ہم نے اپنے کچھ رہنماؤں، جو بیرون ملک رہتے ہیں ، سے تجاویز لینے کے لئے فیس بک میں اس کارڈ کی تصویر دی تھی۔ پھر اگلے دن ہم [ایک روہنگیا حقوق گروپ] کے دفتر گئے۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ یہ مت لیں اور ہمارے قائدین ، جو بیرون ملک مقیم ہیں ، انہوں نے بھی ہمیں یہ نہ لینے کا کہا۔

مزید برآں ، زبان کا مسئلہ بھی کچھ مہاجرین کے لئے ایک چیلنج بنا۔ اس آبادی کو جاری اسمارٹ کارڈ انگریزی اور بنگالی میں لکھے گئے ہیں۔ جو مہاجر خواندہ[19] نہیں ہیں یا انگریزی یا بنگالی پڑھنا نہیں جانتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کی شناخت پر کیا لکھا ہوا ہے۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ سمارٹ کارڈ پر کیا لکھا ہے تو ایک شریک نے جواب دیا ، "بھیا ہم کیسے بتا سکتے ہیں؟ ہم نہ تو انگریزی پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی بنگالی پڑھ سکتے ہیں۔ "ایک اور نے کہا ،" وہاں کیا لکھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے یہ تو نہیں لکھنا ہے کہ ہم بنگلہ دیشی ہیں ، ہے نا؟ وہ لکھ سکتے ہیں کہ ہم برما سے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم نہیں پڑھ سکتے ، ہم نہیں جانتے۔

رجسٹر کرنے سے انکار - نومبر 2018 میں احتجاج

کاکس بازار میں ہماری فیلڈ ریسرچ سے کچھ عرصہ پہلے مہاجرین نے یو این ایچ سی آر کے شناختی نظام کے خلاف احتجاج کیا اور اندراج کروانے سے انکار کردیا۔ احتجاج کرنے والے رہنماؤں نے ہمیں بتایا کہ یہ انکار اس حقیقت کی وجہ سے ہوا ہے کہ شناختی کارڈ افراد کو "روہنگیا" کے طور پر شناخت نہیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک ماجھی نے ہمیں بتایا ، "اگر انہوں نے ہمیں روہنگیا مسلمان کی حیثیت سے درج کیا تو ، [مہاجرین] اعداد و شمار [جمع کرنے] میں حصہ لیں

---

[19] بھاٹیہ ، اے ، محمود ، اے ، فلر ، اے ، شن ، آر ، رحمن ، اے ، شاٹل ، ٹی ،... بلساری ، ایس (2018 ، دسمبر)۔ کاکس بازار میں روہنگیا۔ صحت اور انسانی حقوق ، 20 (2) ، 105-122: https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC6293360/

گے۔ ورنہ ، وہ ایسا نہیں کریں گے۔ لوگ خوفزدہ تھے۔ انہوں نے کہا ، وہ ہمیں روہنگیا[شناخت] نہیں دیں گے ، ہم [ڈیٹا] کیسے دے سکتے ہیں؟

بہت سے روہنگیا پناہ گزینوں کے لئے NVC کا مسئلہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ میانمار میں شناخت کے مٹ جانے کا۔ جیسا کہ ایک انٹرویو کرنے والے نے کہا ، "ہمارے خیال میں NVC کارڈ بڑا بھائی ہے اور اسمارٹ کارڈ اس کا چھوٹا بھائی ہے۔ دونوں ایک ہی جڑ سے آتے ہیں... ہمیں تو یہی سمجھ آیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تب بھی ہمیں اپنے ہی ملک میں غیر ملکی ہی سمجھا جائے گا۔
نظام کے منتظمین اور برادری اور مظاہرین کے رہنماؤں کے مابین کئی دنوں سے جاری گفتگو کی وجہ سے صورتحال سلجھ گئی۔ اس کے بعد جب منتظمین نے سمارٹ کارڈ کے مقصد کے بارے میں مزید معلومات شیئر کیں اور وضاحت کی کہ کارڈ پر بھلے ہی نسل کا اندراج ظاہر نہیں کیا گیا لیکن ڈیٹا بیس میں یہ اندراج موجود ہے، مظاہرین یہ بات مان گئے اوراپنا مظاہرہ ختم کرنے پر راضی ہوگئے اور اندراج جاری رہا۔ آر آر سی نے ردعمل بیان کیا ہے:
وہ کارڈ پر روہنگیا نسل کا ذکر کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کسی بھی شناخت یا شناختی کارڈ میں اس نسل کا ذکر کبھی نہیں ہوتا ہے... یہ ضروری نہیں ہے... مرکزی ڈیٹا بیس میں ہم ان کی نسل کو روہنگیا شامل کر رہے ہیں... دیکھنے کے بعد کہ انہیں یقین ہے یہ مان گئے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے...

بیداری اور افہام و تفہیم

جن لوگوں کے ساتھ ہم نے انٹرویو کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس عمل کے اداکاروں ، منتظمین اور صارفین میں ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم کے مقصد کے بارے میں مشترکہ سمجھ بُوجھ کا بہت فُقدان ہے۔ آر آر سی نے کہا کہ اس کارڈ کا مقصد دھوکہ دہی[20] اور "ان شناختوں کی نقل کرکے غلط استعمال" کو کم کرنے کے علاوہ - ، "انہیں ہماری اپنی آبادی سے الگ کرنا" اور وطن واپسی کی کوششوں کی حمایت کرنا ہے جب "میانمار کے حالات میں بہتری آتی ہے"۔ ایک مہاجر نے بتایا کہ اسے بتایا گیا ہے کہ کارڈ کا مطلب ہے کہ وہ اب "یو این ایچ سی آر کی ذمہ داری ہیں" اور یہ مہاجر حیثیت کو سمارٹ کارڈ رکھنے کے برابر قرار دیتا ہے: "اب یو این ایچ سی آر نے آپ کو یہ کارڈ دیا ہے اور وہ اب دنیا کو یہ بتائیں گے کہ اب آپ کو سرکاری طور پر مہاجر مانا جائے گا۔" ایک اور مہاجر نے بات کی کہ کس طرح"ہمیں یہ

[20] انجن روم نے ہیومینٹری سیکٹر میں بایومیٹرکس میں نقل کے ذریعے سمجھی جانے والی دھوکہ دہی سے نمٹا۔ (2018).
https://www.theengineroom.org/wp-content/uploads/2018/05/Oxfam-Report-May2018.pdf

جاننے کے لئے ہر ایک کے بائیو ڈیٹا کی ضرورت ہے کہ کتنے روہنگیا یہاں آئے ہیں "۔

متعدد شرکاء نے میانمار کے ساتھ ڈیٹا شیئر کرنے کے خدشات کے بارے میں بات کی۔ "ہمیں ابھی بھی ایک معاملے پر شکوک و شبہات ہیں ... انہوں نے ہمیں یقین دلایا کہ وہ [حکومت میانمار] کے ساتھ ہمارا بایوڈیٹا شیئر نہیں کریں گے ، لیکن اگر وہ ہمیں دھوکہ دیتے اور اس ڈیٹا کو شیئر کرتے ہیں… [اور] ہمیں [میانمار] واپس بھیجتے ہیں تو"؟

اکثر جب ID کے مقصد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو ، لوگوں نے اسے راشن لینے یا امداد لینے کے برابر قرار دیا ، باخبر رضامندی پر اس ذیل سیکشن میں کچھ تلاش کیا گیا۔ بہت سارے انٹرویو کرنے والوں کے لئے ، سمارٹ کارڈ کو پرانے سسٹم کے مقابلے میں بہتر سمجھا جاتا تھا ، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف قسم کے راشن کے لئے مختلف کارڈوں کی بجائے صرف ایک کارڈ ہے: "پہلے وہ ہمیں بہت سے کارڈ دیتے تھے… چاول ، دالیں ، صحت کی دیکھ بھال کے لیے، مٹی کا تیل ... لیکن ان سب کے لئے اب صرف ایک کارڈ ہے۔"

مہاجرین نے ڈیجیٹل شناختی نظام کے بائیو میٹرک جزو کے مقصد اور ممکنہ ڈیٹا کی خلاف ورزی کے نتائج کے بارے میں کم سطح کی سمجھ بُوجھ ظاہر کی۔ انٹرویو اور فوکس گروپ کے شرکاء اکثر بایومیٹرکس کے مقصد کے بارے میں متضاد خیالات رکھتے تھے ، جس میں اسے یو این ایچ سی آر کے ایک معیاری پریکٹس کی حیثیت سے دیکھنے سے لے کر (اس سے زیادہ کسی تفصیل کے بغیر) آنکھ کی پتلی کے اسکین تک جسے آنکھوں کی بیماری کی جانچ پڑتال کرنے کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ اگر مؤخر الذکر دعویٰ درست ہے تو یہ بہت غلط معلومات ہیں جو باخبر رضامندی کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

- "میں نے ان سے پوچھا ،' آپ ہمارے آنکھ کی پتلی کو کیوں اسکین کررہے ہیں؟ حکومت نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ ’انہوں نے ہمیں بتایا کہ ،' یہ UNHCR کی جانب سے کیا جارہا ہے’۔
- ”انہوں نے مجھے بتایا کہ ،' یو این ایچ سی آر مہاجروں کی آنکھ کی پتلی کو دنیا کے ہر جگہ اسکین کرتا ہے’۔
- "انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ہماری آنکھوں کی جانچ کر رہے ہیں تاکہ یہ جان سکیں کہ آیا ہمیں آنکھوں کی کوئی بیماری ہے یا نہیں"۔
- انہوں نے ایک بڑا پائپ استعمال کرکے ہماری آنکھوں میں کچھ کیا۔ جی ہاں. انہوں نے کچھ کیا۔ میں وہاں آنکھوں کا ایک اور جوڑا دیکھ سکتا تھا۔

جب ڈیجیٹل شناختی نظام میں بائیو میٹرکس کے مقصد کے بارے میں پوچھا گیا تو ، آر آر سی نے محسوس کیا کہ سبھی خدشات غلط ہیں

کیوں کہ اس آبادی کیساتھ پہلے ہی بغیر ان کے بائیو میٹرکس کے امتیازی برتاؤ کیا گیا ہے۔ کمشنر نے کہا ،

اس بائیو میٹرک ڈیٹا کے بغیر پہلے ہی ان پر تشدد کیا جارہا تھا… اگر وہ ان پر تشدد کرنا چاہتے ہیں ، اگر وہ ان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں تو ، وہاں بائیو میٹرک ڈیٹا کوئی مسئلہ نہیں ہے ، کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر میں کسی آبادی میں امتیازی سلوک کرنا چاہتا ہوں تو ، مجھے ان کے بائیو میٹرک ڈیٹا کی ضرورت نہیں ہے… چونکہ وہ پہلے ہی 70 کی دہائی کے آخر سے ہی ایک شیطانی چکر میں تشدد کا نشانہ بن رہے تھے… بایومیٹرک ڈیٹا نے اس میں کوئی کردار ادا نہیں کیا… لہذا ، وہ بنا کسی وجہ کے خوفزدہ ہیں ، یہ غیرضروری ہے۔

یہ خیال کمزور برادریوں پر تجربے[21] کا ایک دائرہ قائم کرتا ہے اور مہاجر ایجنسی اور وقار کو محدود کرتا ہے۔ جبری طور پر بے گھر لوگوں سے ان کے ممالک سے بہتر سلوک کا نہ کیا جانا ایک کم درجے کا معیار ہے اور یہ 1951 میں اقوام متحدہ کے مہاجرین کی حیثیت[22] سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے ، حالانکہ بنگلہ دیش اس پر دستخط کنندہ نہیں ہے۔ تاہم کمشنر کا تبصرہ ان متعدد مہاجرین کے خیالات سے ہم آہنگ ہے جن سے ہم نے انٹرویو کیا اور جنہوں نے کہا کہ ان کے غریب حالات اتنے سنگین ہیں کہ بائیو میٹرک ڈیٹا کے بارے میں فکر کرنا ان کی خوراک ، رہائش اور جسمانی حفاظت کی ضروریات کے مقابلے میں ثانوی حیثیت رکھتا تھا۔

باخبر رضامندی کا فقدان

یو این ایچ سی آر کی پالیسیوں[23] کا تقاضا ہے کہ ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم کو ان سسٹمز میں مندرج ہونے والے تمام افراد کی باخبر رضامندی سے تعینات کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں ، تمام اندراج شدہ افراد کو سسٹم کے مقصد اور دائرہ کار کو سمجھنا چاہئے۔ اس طرح ، اس نظام کے مقصد کے بارے میں متضاد تفہیم باخبر رضامندی کی پالیسی کے نفاذ میں مسائل کی عکاسی کر سکتی ہے۔

ایک کارکن رہنما نے بتایا کہ افراد سے بائیو میٹرک ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے ان سے ان کی رضامندی کے لئے نہیں کہا گیا تھا لیکن یہ کہ یو این ایچ سی آر یا سرکاری عملہ کیمپوں کے ذریعہ میٹنگ

---

[21] جیکبسن ، کٹجا لنڈسکوف۔ (2015 ، یکم اپریل) "انسانی ہمدردی کے مقامات پر تجربہ: یو این ایچ سی آر اور افغان مہاجرین کی بایومیٹرک رجسٹریشن"۔ سیکیورٹی ڈائیلاگ 46 (2) ، 144-64.

https://doi.org/10.1177/0967010614552545

[22] یو این ایچ سی آر۔ (1951) ۔ 1951 کا مہاجر کنونشن۔
https://www.unhcr.org/en-us/1951-refugee-convention.html

[23] یو این ایچ سی آر۔ (2018) ۔ باب 5.2 شناختی انتظام کے عمل کے بطور اندراج۔ رجسٹریشن اور شناخت کے انتظام کے بارے میں رہنمائی۔
https://www.unhcr.org/registration-guidance/chapter5/registration/

کیمپ لگا کر لوگوں کو آگاہ کرے گا کہ وہ "آپ کا ڈیٹا اکٹھا کرنا چاہیں گے… یہ ہمارے لئے نہیں بلکہ آپ کے لئے مفید ہے". انہوں نے مزید کہا ، "جب لوگ مرکز میں وہاں جارہے ہیں تو ، وہ پہلے ہی سمجھ گئے ہوں گے اور اس سے متفق ہوں گے". چونکہ فوکس گروپ کے شرکاء نے بیان کیا ہے کہ ماجھی اور دیگر کمیونٹی رہنماؤں کے ذریعہ سمارٹ کارڈ کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے ، لہذا ہم نے اس بارے میں وضاحت طلب کی. کارکن رہنما نے تصدیق کی کہ یو این ایچ سی آر یا سرکاری عملے کی طرف سے چنندہ قائدین سے ملاقات کی گئی: "ہر ایک کو شامل نہیں کیا گیا تھا ، لیکن انتہائی اہم افراد کو شامل کیا گیا تھا". انٹرویو کرنے والوں نے اس کے بعد جو بیان کیا وہ ایک دوٹوک عمل تھا جہاں کمیونٹی کے رہنماؤں نے اندراج کے وقت ہر فرد کے لئے یو این ایچ سی آر کی مطلع شدہ رضامندی[24] کے عمل سے گزرنے کے بجائے بالواسطہ طور پر گروپ کی رضامندی دی.

جن سے انٹرویو لیا گیا انہوں نے ہمیں اطلاع دی کہ سسٹم کے منتظمین نے مہاجرین کو بتایا کہ امداد حاصل کرنے کے لئے اس نظام کے ساتھ اندراج کرنا ایک ضرورت ہے. اس تناظر میں ، مہاجرین رجسٹریشن کرنے سے انکار نہیں کرسکتے ، کیونکہ وہ راشن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ہیں. ایک نے کہا: "انہوں نے بتایا کہ سمارٹ کارڈ لینا لازمی ہے ورنہ ہمارے پاس راشن نہیں آئے گا… پھر ہمارے پاس کارڈ لینے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا".

قابل خدمت متبادلات کا حصول ایک ایسی خدمت فراہم کرنے کا ایک ضروری اور اہم جز ہے جہاں لوگوں کے رضامندی کے حق کا احترام کیا جاتا ہے. مزید یہ کہ ، اپنی بقا کی فکرمندی کی حالت میں کام کرنے والی کمزور آبادی کو اکثر یہ اعزاز حاصل نہیں ہوتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی ڈیٹا کو بانٹنے کے نتائج پر غور کریں. ایک کارکن نے نشاندہی کی کہ وہ خوفزدہ نہیں ہیں کہ ان کے بائیو میٹرکس سے کیا ہوگا. وہ "صرف میانمار سے ڈرتے ہیں". جب ان سے پوچھا گیا کہ ان کی معلومات سے کون ان کو نقصان پہنچا سکتا ہے تو ، ایک فوکس گروپ میں شریک فرد نے جواب دیا ، "ہم ترپال سے بنے مکان میں رہتے ہیں. وہاں اتنی گرمی ہے کہ ایسے کوئی بھی سوال کبھی ہمارے دماغ میں نہیں آتے."

کچھ پناہ گزین بنگلہ دیشی حکومت کی مدد پر ان کے شکر گزار تھے کہ انہوں نے کسی بھی مطلوبہ معلومات کو جمع کرنے کے لئے ان پر پورا بھروسہ کیا: "بنگلہ دیشی عوام نے ہمارے لئے جو کام کیا. ہم اسے کبھی نہیں بھولیں گے. ہم اس کا بدلہ کبھی بھی اُتار نہیں پائیں گے. ہم بنگلہ دیش کی حکومت کی اطاعت کریں گے. اگر وہ ہمیں فروخت بھی کردیں تو ہم کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ انہوں نے ہمیں موت سے بچایا". یہ طاقت کے عدم توازن کی ایک اور مثال ہے ، جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ اقتدار میں آنے والوں کے لئے مہاجروں کے حقوق

---

[24] Ibid.

اور وقار پر غور کیے بغیر نظام کو آگے بڑھانا کتنا آسان ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک اور مہاجر نے بتایا ، "ہم دراصل اسے خوشی سے نہیں اپنا رہے ہیں۔ ہم اسے اپنا رہے ہیں کیونکہ جب ہم آپ کے ماتحت ہیں تو ہمیں آپ کے ملک کے قوانین پر عمل کرنا چاہئے۔"
دلچسپ بات یہ ہے کہ جن مہاجروں سے ہم نے بات کی تھی ان میں سے بہت سے لوگوں نے UNHCR پر اعتماد نہیں کیا ، انہوں نے مہاجر ایجنسی کو میانمار حکومت کے ساتھ ظاہری وفاداری اور حکومتی NVC کی وجہ سے اسے "جھوٹ" اور "چال" قرار دیا۔ ایک امام نے بیان کیا:

"ہم بنگلہ دیشی حکومت سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ ہم یو این ایچ سی آر سے خوفزدہ ہیں… جون 2018 میں ، یو این ایچ سی آر نے میانمار کی حکومت کے ساتھ ایک ایم او یو پر دستخط کیے۔ اس معاہدے کی بنیاد پر ، یو این ایچ سی آر نے ہم سے NVC کارڈ [رجسٹر کرنے] کی درخواست کی۔ لہذا ، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یو این ایچ سی آر بھی ہمیں غیر ملکی بنانے کی کوشش کر رہا ہے"۔

اعتماد کی اس کمی نے مہاجرین کے سمارٹ کارڈز کے لئے اندراج سے انکار میں ایک اہم کردار ادا کیا: "... لیکن پھر ہم نے سمارٹ کارڈ میں یو این ایچ سی آر کا لوگو دیکھا ، جس کی وجہ سے یہ ساری پریشانی پیدا ہو رہی تھی۔ اگر UNHCR کا لوگو نہ ہوتا تو پھر کوئی پریشانی نہیں ہوتی"۔
اس منفی تاثر کا غیر سرکاری تنظیموں اور سول سوسائٹی کی دیگر تنظیموں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اسی امام نے بیان کیا:

ہر این جی او اس سمارٹ کارڈ کے بارے میں بات کر رہی ہے ، لیکن یو این ایچ سی آر تمام این جی اوز کا ایجنٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دوسری این جی اوز کی معلومات کو کنٹرول کرتے ہیں ... تمام این جی او ہمارے ذریعے کاروبار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ ہماری بھلائی کے بارے میں نہیں سوچتے ہیں۔ ایک بھی این جی او ہماری بھلائی نہیں چاہتی ہے۔ وہ صرف اپنی ترقی چاہتے ہیں… تمام این جی او یو این ایچ سی آر پر عمل پیرا ہیں۔ جہاں یو این ایچ سی آر ہماری بھلائی نہیں چاہتا ، تو دوسری تنظیمیں ہمارا بھلا کیوں چاہیں گی؟ ... ہم نے انہیں اپنے حقوق کے لئے کام کرنے کے لئے کئی بار کہا ، لیکن وہ ایسا نہیں کررہی ہیں۔

مہاجروں کا بنگلہ دیشی حکومت پر عدم اعتماد بنگلہ دیش اور میانمار کے تعلقات کے بارے میں ان کی معلومات کی کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ ان دونوں حکومتوں کے مابین جاری مذاکرات کے بارے میں خاطر خواہ ، قابل رسائی معلومات کے بغیر ، مہاجرین کو ان کے مقاصد اور مفادات کے بارے میں قیاس کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس قسم کا مسئلہ صرف روہنگیا ہی کے لئے خاص نہیں، لیکن ایسا لگتا ہے کہ یو این ایچ سی آر اور دیگر امدادی تنظیموں اور سول سوسائٹی تنظیموں کے لئے مکمل طور پر موثر ہونا مشکل ہے۔

اندراج کے عمل کے دوران دشواریاں

باخبر رضامندی کے فقدان کا علم ہونے کے علاوہ ، جن مہاجرین سے ہم نے بات کی انہوں نے مشترکہ تصدیق کے عمل کے ساتھ دیگر مسائل کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ کچھ نے ذکر کیا ہے کہ کھڑا ہونا یا طویل عرصے تک انتظار کرنا پڑتا ہے ، متعدد انٹرویو دینے والے پانچ گھنٹے سے زیادہ قطار میں کھڑے رہتے ہیں۔ ایک امام نے ہم سے اس منظر کو بیان کیا۔

"ایک دن میں جتنے سمارٹ کارڈز کا حصول ممکن ہے وہ اس سے زیادہ لوگوں کو بُلا لیتے ہیں۔ وہاں جانے پر لوگ سارا وقت وہیں کھڑے رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو سمارٹ کارڈ نہیں لے پاتے ہیں تو انہیں اس دن گھر واپس جانا اور اگلے دن اسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر لوگ بھیڑ میں پھنس جاتے ہیں تو ، رضاکار ان سے رقم لے لیتے ہیں اور سمارٹ کارڈ کرنے کے لئے انہیں سامنے والے حصے میں لے جاتے ہیں۔ رقم لینا ... قواعد کے خلاف ہے"۔

ہم نے متعدد رجسٹریشن مراکز کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ انتظار گاہیں اکثر بھیڑ سے بھری اور غیر آرام دہ ہوتی تھیں جس کی وجہ گرمی، اور حاملہ خواتین ، بچوں اور معذوروں اور محتاج افراد کیلئے بیٹھنے کی جگہ کی عدم دستیابی ہے۔
مزید برآں ، اندراج کے عمل میں ثقافتی اصولوں کا مستقل احترام نہیں کیا گیا۔ خواتین نے سر کے سکارف اور زیورات کو ہٹانے کی اطلاع دی ، ایک ایسا تجربہ جس کو کچھ لوگوں نے "توہین آمیز" کہا۔ ایک عورت جس کو اپنا دوپٹہ اپنے سر سے پیچھے ہٹانا پڑا ، نے کہا ، "مجھے برا لگا ... مُجھے وہاں بےعزت کیا گیا جس نے مجھے پریشان کردیا"۔ ایک اور نے اطلاع دی:
انہوں نے ہماری کان کی بالیاں اور ناک کی پنوں کو کھولا۔ انہوں نے ہمارے سر سے کپڑا اتارا، ننگے سر معلومات لی۔ کیا یہ عمل سرانجام دینے کا یہ طریقہ ہے کہ ہمیں ذلیل و خوار کیا جائے؟؟ ... اگر وہ اس طرح سے یہ کام نہ کرتے تو یہبہتر محسوس ہوتا۔

تحقیق کے بعد کی پیشرفت

میانمار میں روہنگیا کے خلاف ہدفی تشدد کی دوسری برسی کی مناسبت سے 25 اگست 2019 کو 200،000 سے زیادہ مہاجرین کاکس بازار میں پرامن احتجاج میں جمع ہوئے۔[25] اسی ہفتے کے دوران ، بنگلہ دیشی حکومت نے روہنگیا مہاجرین کی وطن واپسی کے لئے دوسری کوشش کی ، لیکن ایک بھی شخص رضاکارانہ طور پر میانمار واپس نہیں گیا۔ اس ریلی کے بعد

---

[25] الجزیرہ۔ (2019 ، 25 اگست) "یوم نسل کشی": بنگلہ دیش کے کیمپوں میں ہزاروں روہنگیا افراد کی ریلی۔

https://www.aljazeera.com/news/2019/08/day-thousands-rohingya-rally-bangladesh-camps-190825055618484.html

، بنگلہ دیشی حکومت نے متعدد سخت اقدامات اٹھائے ، جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

بنگلہ دیش کے روہنگیا ، مہاجرین کی امداد اور وطن واپسی کے سرکاری عہدے دار، مہاجر امداد اور وطن واپسی کمشنر محمد عبد الکلام کو ان کے عہدے سے ہٹانا[26]

- روہنگیا کیمپوں میں 41 غیر سرکاری تنظیموں کے تمام کاموں پر پابندی عائد کرنا
- کاکس بازار[27] میں کام کرنے والی دو بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کے کارروائیوں پر پابندی عائد کرنا

اس کے علاوہ ، حکومت نے ٹیلی مواصلات کمپنیوں کو روہنگیا کیمپوں[28] تک موبائل فون کی رسائی روکنے کا حکم دینے کا غیر معمولی اقدام بھی اٹھایا۔ حکومت نے سنہ 2017[29] میں روہنگیا مہاجرین کو سم کارڈ فروخت کرنے پر پابندی عائد کردی تھی ، لیکن ٹیلی مواصلات کمپنیوں کی جانب سے اس پابندی کو سختی سے نہیں دیکھا گیا تھا۔ بنگلہ دیش کے ٹیلی مواصلات کے وزیر ، مصطفی جبار نے عوامی طور پر کہا کہ اس اقدام کو "روہنگیا پناہ گزینوں کی شناخت کی مناسب دستاویزات کی کمی کی وجہ سے اُٹھایا گیا ، جس کا مطلب یہ ہے کہ قانون کے تحت انہیں سم کارڈوں کے لئے اندراج کی اجازت نہیں ہے"[30]۔ 2016 میں بنگلہ دیش نے تمام سم کارڈ مالکان کے لئے لازمی بائیو میٹرک

---

[26]بی این آئی آن لائن (2019 ، 9 ستمبر) ابوالکلام اور 7 کیمپس انچارج روہنگیا پناہ گزین علاقے سے منتقل ہوگئے۔ برما نیوز انٹرنیشنل۔

https://www.bnionline.net/en/news/abul-kalam-and-7-camps-charge-transferred-rohingya-refugee-area

[27]انادولو ایجنسی (2019 ، 11 ستمبر) بنگلہ دیش نے روہنگیا پناہ گزینوں پر 'سختی' شروع کر دی۔

https://www.aa.com.tr/en/asia-pacific/bangladesh-gets-tougher-on-rohingya-refugees/1578938

[28]بی ڈی نیوز 24. (2019 ، 3 ستمبر) بی ٹی آر سی نے ٹیلی کام آپریٹرز کو روہنگیاؤں کو جاری خدمات سات دن میں بند کرنے کا حکم دیا۔

https://bdnews24.com/bangladesh/2019/09/02/btrc-orders-telecom-operators-to-stop-services-to-rohingyas-in-seven-days

[29]ایجنسی فرانس پریس. (2017 ، 24 ستمبر) بنگلہ دیش نے روہنگیا مہاجرین پر موبائل فون کی پابندی عائد کردی۔ یاہو نیوز۔

https://www.yahoo.com/news/bangladesh-imposes-mobile-phone-ban-rohingya-refugees-073911274.html

[30]ایمونٹ ، جے (2019 ، 3 ستمبر) بنگلہ دیش نے روہنگیا مہاجرین تک موبائل رسائی میں کمی کردی۔ وال اسٹریٹ جرنل

https://www.wsj.com/articles/bangladesh-cuts-mobile-access-to-rohingya-refugees-11567541883

رجسٹریشن متعارف کروائی ، اور ایک ایسا نظام قائم کیا جہاں سم کارڈوں کے لئے اندراج کرنے والے افراد کے فنگر پرنٹس کی تصدیق قومی شناختی کارڈ (NIDS) کے ساتھ کی جاسکتی ہے ، جس سے ہرایک سم کارڈ کسی ایک شخص کا سراغ لگا سکے۔[31]

ٹیلی مواصلات کا شٹ ڈاؤن کسی کو ہدف بنا کر علیحدہ کرنے میں ایک نئی جہت لایا ہے، پتا چلتا ہے کہ کیسے ٹیکنالوجی اور شناخت کو ایک اوزار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ بنگلہ دیش ٹیلی مواصلات ریگولیٹری کمیشن (بی ٹی آر سی) کے حکم کے سات دن کے اندر "کیمپوں میں موبائل صارفین کی تصدیق"[32] کرنے اور ٹیلی مواصلات کے آپریٹرز کو کیمپوں میں تھری جی اور فور جی انٹرنیٹ کو غیر فعال کرنے پر مجبور کرنے کا حکم دے کر ، بنگلہ دیشی حکومت نے آزادی اظہار اور انٹرنیٹ تک رسائی کے خلاف ایسی حکمت عملی کے ساتھ سخت اقدام اٹھایا ہے جس کے نفاذ میں سرکاری اور کارپوریٹ دونوں طاقتیں شامل ہیں۔ بی ٹی آر سی عہدیداروں نے تصدیق[33] کی کہ 3G اور 4G رسائی غیر معینہ مدت کے لئے معطل کردی گئی ہے ، جبکہ 2G موثر ہے (جو صوتی رابطے کی اجازت دیتا ہے ، لیکن کوئی انٹرنیٹ موثر نہیں ہے) ۔

یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ آیا ٹیلی مواصلات کمپنیاں سم کارڈوں کو تکنیکی لحاظ سے "غیر فعال" کرنے کے حکم پر عمل کریں گی۔
بنگالی زبان کے ذرائع ابلاغ نے ستمبر 2019 کے شروع میں قیاس آرائی کی تھی کہ ایک امکان یہ ہوسکتا ہے کہ ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیاں کیمپوں میں فعال سم کارڈوں کی ایک فہرست حکومت کے ساتھ شیئر کردیں ، جو ان سموں کا جائزہ 'تصدیق شدہ' سم کارڈوں کی فہرست کے ساتھ موازنے سے لیتے ہوئے، کمپنیوں کو حکم دے سکتی ہے کہ اس فہرست میں جو شامل نہیں ان کو غیر فعال کریں۔[34]

---

[31]رحمن ، زارا۔ (2015 ، 22 دسمبر) بنگلہ دیش تمام سم کارڈ استعمال کرنے والوں سے بائیو میٹرک ڈیٹا کا مطالبہ کرے گا۔ گلوبل وائسز
https://globalvoices.org/2015/12/22/bangladesh-will-demand-biometric-data-from-all-sim-card-users/

[32]ڈیلی اسٹار (2019 ، ستمبر 02) روہنگیا کیمپوں میں موجود تمام سموں کی تصدیق 7 دن کے اندر اندر کرنی ہوگی۔

https://www.thedailystar.net/rohingya-crisis/no-mobile-phone-services-for-rohingya-refugees-1794367

[33]نیو ایج۔ (2019 ، 11 ستمبر) روہنگیا کیمپوں میں موبائل انٹرنیٹ نہیں ہے۔
http://www.newagebd.net/article/84207/only-2g-services-in-rohingya-camps

[34]ناہید ، ایم ایس آر (2019 ، 11 ستمبر) موبائل آپریٹرز نے روہنگیا سم پروف / ' **রোহিঙ্গা** **সিম'-এর চ্যালেঞ্জ** موبائل آپریٹر کو چیلنج کیا

https://itdoctor24.com/2019/09/11/mobile-operators-challenge-rohingya-sim-proof/

بنگلہ دیشی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات "قومی سلامتی"[35] کے نام پر کئے جارہے ہیں ، لیکن اس اقدام کو روہنگیا اور بین الاقوامی سطح پر تنقید[36] کا سامنا کرنا پڑا ہے جس میں میڈیا ، انسانی حقوق کے گروپوں اور دیگر حکومتوں کا خیال ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کو مزید الگ تھلگ کر دینا موثر حل نہیں ہے۔

نتائج اور سفارشات

پرامن احتجاج پر بنگلہ دیشی حکومت کے ردعمل پر غور کرتے ہوئے ، یہ پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے کہ ڈیجیٹل حقوق پر کام کرنے والی سول سوسائٹی کی تنظیمیں ، روہنگیا پناہ گزینوں کے حقوق کی حمایت کرنے والوں سے رابطہ کریں تاکہ معلومات کا اشتراک ہو اور روہنگیا سے حمایت کی کوششوں کو تقویت ملے۔ انجن روم ، کاکس بازار میں روہنگیا مہاجر برادری کے ساتھ اضافی تحقیق کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے افراد اور تنظیموں کے مابین نتائج بانٹنے اور رابطے کا کام جاری رکھے گی۔

ہم UNHCR کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا یقین کرنے کے لئے مضبوط طریقہ ہائے کار فراہم کریں کہ ان کی باخبر رضامندی کی پالیسی پر زمینی طور پر عمل ہورہا ہے یا نہیں۔اہم بات یہ ہے کہ ، تصدیق کے عمل سے گزرنے والے ہر فرد کو سمجھنا چاہئے کہ بایومیٹرک ڈیٹا کس طرح جمع کیا جارہا ہے اور اسے کس طرح استعمال کیا جائے گا۔ UNHCR اور برادری کے رہنماؤں کے درمیان بات چیت سے قطع نظر ، اور پھر ان رہنماؤں اور ان کی برادریوں کے مابین ، UNHCR کے مطلع شدہ رضامندی پروٹوکول کی پیروی ہر فرد کو مندرج کرتے وقت کی جانی چاہئے۔ معلومات کی فراہمی کے سلسلے میں ، زبان کی راہ میں حائل رکاوٹوں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے ، اس نظام کے دائرہ کار اور اسمارٹ کارڈ سے متعلق معلومات کی مواصلت کے زبانی یا تصویری طریقے دریافت کرنے چاہئیں۔

اگرچہ باخبر رضامندی کا عمل نہایت اہم ہے ، لیکن ہم اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کرسکتے ہیں کہ مہاجرین اعداد و شمار کی رازداری کے بارے میں خود ہی فکر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ متعدد فوکس گروپوں میں بتایا گیا ہے کہ ، تشدد سے بچنے کے خوف کے ساتھ

---

[35] ایجنسی فرانس پریس۔ (2017 ، 24 ستمبر) بنگلہ دیش نے روہنگیا مہاجرین پر موبائل فون کی پابندی عائد کردی۔ یاہو نیوز۔

https://www.yahoo.com/news/bangladesh-imposes-mobile-phone-ban-rohingya-refugees-073911274.html

[36] مثال کے طور پر ہیومن رائٹس واچ دیکھیں۔ (2019 ، 13 ستمبر) بنگلہ دیش: روہنگیا پناہ گزینوں کیلئے انٹرنیٹ بلیک آؤٹ۔

https://www.hrw.org/news/2019/09/13/bangladesh-internet-blackout-rohingya-refugees#

اور گریفتھس ، جے (2019 ، 25 جون)۔ میانمار نے تنازعہ والے علاقوں میں انٹرنیٹ بند کردیا ہے کیونکہ اقوام متحدہ کے ماہر نے ممکنہ بدسلوکی کے بارے میں انتباہ کیا ہے۔ سی این این۔

https://www.cnn.com/2019/06/25/asia/myanmar-internet-shutdown-intl-hnk/index.html.

اپنی ضروریات کے سلسلے میں انہی اداروں پر انحصار کرنا جو ان سے اعداد و شمار کی درخواست کر رہے ہین ان پر موجود دباؤ میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتا ہے۔ کاکس بازار میں روہنگیا پناہ گزینوں نے شروع میں ہی سمارٹ کارڈ کے خلاف احتجاج کیا تھا، یہ تمام پناہ گزین کیمپوں کیلئے ایک منفرد چیز ہے، وہ پوری طرح سے اپنی میانمار کی شہریت کے تحفظ کے لیے اپنی نسل کو واضح طور پر درج کروانا چاہتے ہیناور وطن واپسی پر مزید ظلم و ستم سے بچنے کی خواہش رکھتے ہیں، نا کہ ان کے مد نظر بائیو میٹرک ڈیٹا اور کیمپس کے مابین طاقت کی کشمکش ہے۔
ان اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب مہاجر اپنی جان کے خوف سے یکجا ہوتے ہیں تو کچھ طاقت حاصل کرسکتے ہیں ، لیکن انفرادی سطح پر پیچھے ہٹنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔[37]

انجن روم باخبر رضامندی سے مسائل کو حل کرنے کا طریقہ تلاش کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم کے فیصلہ ساز اور ڈویلپرز ان متبادلات پر غور کریں جو طاقت کی حرکیات کو تسلیم کرتے ہیں اور مہاجرین کے وقار اور حقوق کو برقرار رکھتے ہیں ، اور ہم سول سوسائٹی سے متبادلات کے لئے مدد کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ اس میں نئے بے گھر ہونے والے آبادی کے متعدد نمائندوں کو مختلف مراحل پر سسٹم پر اپنی رائے دینے کی دعوت دینا ، ترجیحات کی نشاندہی کرنے کے لئے معلومات کی فراہمی اور شکایات کی اطلاع دہندگی کے عمل کو بہتر بنانا ، مہاجرین کو انتخاب کرنے کا اہل بنانے والے معنی خیز متبادل عمل تشکیل دینا، اور انفارمیشن مینجمنٹ کے عمل میں نظر ثانی کرنا شامل ہیں۔

روہنگیا پناہ گزینوں سے بار ہا ان کی ایجنسی اور وقار چھینا گیا ہے ، جس کی وجہ سے یہ سب سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے کہ انہیں اپنی زندگی کے آگے بڑھنے کے بارے میں فیصلے کرنے کے مواقع ملیں۔ یو این ایچ سی آر پر ان کے عدم اعتماد اور بنگلہ دیشی حکومت پر ان کے عیاں اعتماد، جو مبینہ طور پر ان کے اعداد و شمار کا میانمار حکومت کے ساتھ اشتراک کر رہی ہے، کے پیش نظر سمارٹ کارڈز اور بائیو میٹرک ڈیٹا اکٹھا کرنے کے مقصد ، دائرہ کار اور خطرات سے آگاہی پر توجہ مرکوز کرنا بہت ضروری ہے۔

[37]نوٹ کریں کہ ایتھوپیا میں پناہ گزین کیمپوں سے متعلق ہمارے معاملے کے مطالعے میں ، یو این ایچ سی آر کے عہدیداروں نے کہا ہے کہ جو افراد اندراج کے عمل سے انکار کرتے ہیں انہیں امداد نہیں ملتی ہے۔